سندھی میں مولانا مودودیؒ کی کتب

نیک محمد نقشبندی مجددی ○

سندھی زبان دنیا کی مقبول عام اور قدیم زبانوں کی ایک شاخ ہے۔ آخوند عزیز اللہ متعلوی جیسے اولیا نے اس زبان کے لیے نثر کی ترتیب کو ممکن بنایا۔ یہی زبان مخادیم ٹھٹھہ دائرہ کے علما' کھہڑا کے فضلا اور کاچھو' تھر اور اُتر کے عارفین اور صالحین کی زبان رہی ہے' جنھوں نے نثر اور نظم میں سندھی زبان کو ذریعہ تدریس و تبلیغ بنایا اور لاکھوں انسانوں کے قلوب کو نورِ ایمانی سے منور کیا۔

سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے مؤرث اعلیٰ خواجہ سید محمد مودود چشتی علیہ الرحمہ کے خانوادے سے روحانی اور علمی تعلق رکھنے والے دور حاضر کے دنیا کے مقبول مصنف' مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی علیہ الرحمہ کو بھی سندھی زبان میں متعارف ہونا تھا اور اس طرح کہ سب سے پہلے مولانا کی تحریروں کے ''سندھ مسلم ادبی سوسائٹی'' حیدرآباد نے ۱۹۴۰ء کے عرصے میں' سندھی تراجم شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ممتاز سندھی ادیب رسول بخش آخوند کی خدمات ترجمے کے لیے حاصل کی گئیں۔ سوسائٹی کے زیر اہتمام ۱۱۵ سے زائد سندھی کتابیں تفسیر' حدیث' فقہ' عقائد' احسان و سلوک اور کہانیوں پر مشتمل شائع ہوئیں۔ سندھی زبان میں مولانا مودودیؒ کی ۱۹۴۶ء کی چھپی ہوئی جو کتاب اس وقت دستیاب ہے' وہ ارکان اسلام کے نام سے خطبات کے بعض حصوں کا ترجمہ ہے۔ ۱۱۱ صفحات پر مشتمل کراؤن سائیز کی اس کتاب کا آخوند رسول بخش نے سندھی میں ترجمہ کیا ہے' جس کی قیمت ۱۲ آنے ہے اور یہ کتاب مدن لال پوکرداس مسلم ادبی الیکٹرک پرنٹنگ پریس' میمن محلّہ حیدرآباد سندھ سے

○ تھر اسلامک اکیڈمی' عمرکوٹ (سندھ)

شائع ہوئی۔ کتاب کے مقدمے میں سوسائٹی کے مدارالمہام خان بہادر محمد صدیق بن محمد یوسف میمن رقم طراز ہیں:

یہ ایک متبرک کتاب ہے جسے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے تصنیف کیا ہے۔ مولانا مودودیؒ کے طرزِ تحریر سے اسلام کی حقانیت کو آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے اور ان کی کتابیں پڑھنے سے دین کی فضیلت ذہنوں میں راسخ ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ مطالعہ نورِ ایمانی میں ترقی کا سبب بنتا ہے اور اس سے قلبِ مضطر کو سکون ملتا ہے۔ ارکان اسلام نامی کتاب عقائدِ اسلام کے موضوع پر بہترین تصنیف ہے، جسے عام فہم انداز میں لکھا گیا ہے۔ ہماری سوسائٹی آخوند رسول بخش کا احسان مانتی ہے، جنھوں نے محبت سے ترجمے میں حقیقی رنگ ڈال کر کتاب کو مزید سہل بنا دیا ہے۔ سلیس سندھی زبان میں یہ کتاب تشنگانِ فیضِ حق کے لیے ان شاءاللہ ضرور ممد و معاون ثابت ہوگی۔

اسلامی عبادات تے هڪ نظر کے نام سے اسی سوسائٹی نے ۱۳۲ صفحات پر مولانا مودودیؒ کی تحریر کو سندھی لباس پہنا کر ۱۹۴۴ء میں شائع کیا۔ انسٹیٹیوٹ آف سندھالوجی نے مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی (فاضل دیوبند سابق چیئرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی، سابق چیئرمین سندھی ادبی بورڈ، سابق ڈائریکٹر شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد) کی نگرانی میں سندھی دینی ادب کا جو کیٹلاگ جنوری ۱۹۷۱ء میں چھاپا تھا، اس میں ان دو کتابوں کا تذکرہ موجود ہے۔ اسی عرصے میں سندھ کے ممتاز ادیب محمد عثمان ڈیپلائی نے 'اسلامیہ دارالاشاعت' حیدرآباد میں قائم اپنے ادارے سے خطبات اور دینیات کے علاوہ پندرہ کے قریب مولانا کی کتابوں کو سندھی میں شائع کیا۔ سندھ میں اسلامیہ دارالاشاعت کے حسنِ طباعت سے مزین کتابوں کو خوب پذیرائی ملی۔ مولانا قاضی عبدالرزاق مرحوم، روہڑی کے رہنے والے اور سندھ مدرسہ الاسلام کراچی میں فقہ کے استاد تھے۔ انھوں نے بھی اسلام جو سیاسی نظريو نامی کتاب سمیت ۱۲ کے قریب دوسرے کتابچوں اور کتابوں کا ترجمہ کیا تھا، جسے مکتبۂ جماعت اسلامی کراچی نے شائع کیا۔ اسلام جو سیاسی نظريو کراؤن سائز میں ۵۸ صفحات پر مشتمل تھا۔ ہاشمی پریس حیدرآباد نے ۱۹۴۵ء میں اسلام جی سرحد شائع کیا۔ نیز جهاد فی سبيل الله نامی کتابچے کو قاضی عبدالرزاق کے ترجمے کے

ساتھ مکتبۂ فلاح انسانیت کراچی نے ۱۹۴۵ء میں ۴۴صفحات (کراؤن سائز میں) شائع کیا۔

ڈیپلائی قاضی اور آخوند رسول بخش وہ مشہور مصنف اور مترجم ہیں جنھوں نے مولانا مودودیؒ کی پچیس کتابوں کو سندھی میں منتقل کیا۔ یہ تینوں بزرگ چودھری غلام محمد مرحوم کے رابطے میں رہے اور فی سبیل اللہ ترجمے کیا کرتے تھے۔ ۱۹۵۱ء کے عرصے میں میاں محمد شوکت اور میاں محمد علی سرہندی کی کوششوں اور مولانا جان محمد بھٹو مرحوم کی دعاؤں سے سکھر اور حیدرآباد میں جماعت اسلامی کے زیر اہتمام ''سندھی دارالاشاعت'' ادارہ قائم ہوا اور محمد عظیم مہر کی زیرادارت دعـوت نامی ماہنامہ سندھی میں جاری ہوا۔ والس روڈ، سکھر میں ادارے کا دفتر تھا اور اس ادارے نے سلامتی جو رستو، مسلمان تيئڻ لاء علم جي ضرورت، جهاد جي حقيقت، حج جي حقيقت، روزي جي حقيقت، زکوٰۃ خيرات جي حقيقت، نماز جي حقيقت، حقيقت صوم و صلواۃ، خداجي تابعداري، ويچارٽ جهڙيون ڳالهيون کراؤن سائز میں شائع کیے۔

۱۹۶۳ء تک سندھی دارالاشاعت کام کرتا رہا اور پھر ۱۹۶۷ء میں ''محمد بن قاسم سندھی ادبی سوسائٹی'' کے نام سے سکھر میں اشاعتی ادارہ قائم ہوا۔ اس ادارے نے مولانا مودودی کی ۱۲ کتابیں شائع کیں۔ اسی اثنا میں حیدرآباد سے آئینـو اور سکھر سے جہـانِ نـو ماہنامے غلام محمد کھوکھر ایڈووکیٹ اور غلام قادر جتوئی ایڈووکیٹ کی ادارت میں جاری ہوئے۔ ان رسالوں میں دعـــوت رسالے کی طرح مولانا کی تحریروں کے ترجمے شائع ہوا کرتے تھے۔ آگے چل کر آئینـو پر پابندی لگی اور وینجھار کے نام سے ماہنامہ نکلنا شروع ہوا جو غلام محمد کھوکھر، لیاقت جونیجو اور ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کی ادارت میں سفر طے کرتا ہوا اب بھی حیدرآباد سے شائع ہو رہا ہے۔

۱۹۷۳ء میں مولانا مودودی کی اجازت سے تفہیم القرآن کے سندھی ترجمے کا کام شروع ہوا۔ اگرچہ ترجمے کے کافی حصے مختلف جرائد میں چھپ رہے تھے، لیکن باقاعدہ سپاروں کی شکل میں سندھ اسلامک پبلیکیشن، حیدرآباد نے چھاپنا شروع کیا۔ عبدالوحید قریشی، ڈاکٹر محمد علی محمدی اور ڈاکٹر محمد غوث قریشی اس ادارے کے روح رواں رہے۔ تفہیم القرآن کے سندھی مترجم مولانا جان محمد بھٹو مرحوم نے بھی ان افراد پر اعتماد کیا اور مولانا مودودی نے سندھی ترجمے کی رائلٹی بھی معاف فرما دی۔ اس طرح کا تحریری اجازت نامہ 'ادارہ ترجمان القرآن' کی طرف سے مذکورہ ادارے کو عطا کیا

گیا۔ ایک سال کے عرصے میں خوبصورت کتابت کے ساتھ پانچ پارے علیحدہ علیحدہ شائع ہوئے۔ تیسرے پارے پرادارہ نے مولانا کے دستخط بھی لیےاوراس طرح تفہیم القرآن کے پہلے ناشر'ادارہ تعمیرانسانیت' کے اسلوب پرسندھی مترجمین نے عمل کردکھایا(محمد قمرالدین مرحوم بھی تفہیم القرآن پرمولانا مودودی سے دستخط لیا کرتے تھے!)۔مولانا کا دستخط شدہ سندھی ترجمے والا تیسرا پارہ اب بھی سندھ اسلامک پبلی کیشنز کے دفتر میں محفوظ ہے۔ ۱۵جون ۱۹۷۵ء کی تاریخ میں یہ دستخط ثبت ہوئے اورعبدالوحید قریشی نے دستخط لیے تھے!

۱۹۷۴ء میں' اے کے بروہی مرحوم کی صدارت میں تاریخی بیسنت ہال' حیدر آباد میں تفہیم القرآن کی سندھی طباعت کے پانچوں پاروں کی تقریب رونمائی ہوئی' جس میں سندھ بھر سے اہل علم وقلم اور داعیان دین شریک ہوئے۔ ''تفہیم القرآن اور مولانا مودودی'' کے عنوان سے پروفیسر کریم بخش نظامانی مرحوم کے کلیدی خطبے کو اس موقعہ پر علیحدہ چھاپ کرسندھی خواندہ حضرات میں تفہیم القرآن کے مطالعہ کا ذوق بڑھانے کی بھی کوشش کی گئی' نیز تفہیم القرآن کا مقدمہ الگ سے قرآن فہمی جا بنیادی اصول کے نام سے سندھی کتابچے کی صورت میں بھی چھاپا گیا تھا۔ محمد رضی دہلوی جیسے مشہور آرٹسٹ نے تفہیم القرآن کے سندھی ترجمے والے سرورق ڈیزائن کیے تھے۔ مشہور کاتب سعید میرٹھی کاتبوں کی جماعت کے سرخیل تھے اور سعید احمد بھٹو اور حاجی امان اللہ میہسر نے بھی کتابت کے جوہر دکھائے۔ مولانا مودودی کی تحریریں ہدایتون' خطبات' دینیا ت کو سندھ اسلامک پبلی کیشنز نے انجینئر عبدالمالک میمن اور دیگر مترجمین کے ترجمے میں شائع کیا' جسے ارباب عبدالمالک انیس اور عبدالوحید قریشی نے مئی ۱۹۷۸ء میں مرتضٰی پرنٹنگ پریس کھوکھر محلّہ حیدرآباد سے چھپوایا۔

تفہیم القرآن کے سندھی ترجمے کا منصوبہ دقت طلب تھا۔ بفضل تعالیٰ جل جلالہ یہ منصوبہ ۱۹۹۶ء کے سال میں تکمیل کو پہنچا۔ اس مہم کو سر کرنے میں مولانا جان محمد عباسی' میاں محمد شوکت' صدرالدین فاروقی' شکیل احمد خان اور عبدالوحید قریشی نے دن رات ایک کر دیا تھا۔ سندھ اسلامک پبلی کیشنز کو گیارہ پارے مولانا جان محمد بھٹو نے ترجمہ کر کے دیے' ۱۹۸۲ء میں مولانا بھٹوؒ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ بعد میں مولانا امیرالدین مہر ڈھوروناروی سے ترجمہ کی سعادت حاصل کرنے کی

گزارش کی گئی' مولانا مہر نے دل جمعی سے ترجمے کے لیے اپنے آپ کو وقف کیا جس کے اکثر حصے پر پروفیسر عبداللہ چونیہ نے نظرثانی کی۔ اس طرح چھ جلدوں پر مشتمل سندھی ترجمہ ۱۹۹۶ء میں مکمل ہوا۔

کراچی میں بڑے پیمانے پر سندھی ترجمے کی تکمیل کا جشن منایا گیا اور جامعہ سندھ کے سابق وائس چانسلر شیخ ایاز مرحوم کی صدارت میں یہ پروگرام ترتیب دیا گیا' لیکن موصوف نے صحت کی خرابی کی وجہ سے شرکت سے محرومی پر اپنے رنج کا اظہار کرتے ہوئے اپنا پیغام ارسال فرمایا۔ انھوں نے اپنے پیغام میں کہا تھا: ''اسلام کی طرف میری مراجعت میں تفہیم القرآن نے بنیادی کردار ادا کیا ہے''۔ اس وقت چھ جلدوں کے علاوہ صرف ترجمہ قرآن پر مشتمل جلد جو ۱۰۲۷ صفحات پر مشتمل ہے اور تین ہزار کی تعداد میں ۱۹۹۸ء میں شائع ہوئی ہے۔

'محمد بن قاسم سندھی ادبی سوسائٹی حیدرآباد' نے سومار علی سومرو کے ترجمے کے ساتھ پردہ اور عبدالوحید موریانی کی طرف سے خلافت و ملوکیت کا سندھی ترجمہ ۱۹۷۸ء میں شائع کیا۔ اسی عرصے میں ''فرقان پبلی کیشنز'' اور بعد میں ''اشاعت اسلام سوسائٹی'' کے نام سے میاں محمد شوکت نے سندھی میں ۴۰ کتابچے شائع کیے' جن میں خطبات کے حصے بھی شامل تھے۔ سندھ نیشنل اکیڈمی حیدر آباد نے دس ہزار کی تعداد میں دینیات کا سندھی ترجمہ روشنی جا مینار کے نام سے ۱۹۸۲ء میں شائع کیا۔ اس کے بعد لٹریچر کی اشاعت کا یہ سلسلہ رک گیا اور ۱۹۹۲ء کے بعد دوبارہ سندھ مسلم سوسائٹی کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا' جس کا مقصد مولانا مودودی کی کتب کی بڑے پیمانے پر اشاعت و طباعت تھا۔ ۱۹۹۲ء میں سوسائٹی نے تفہیم القرآن سے صرف ترجمہ نئے سرے سے آسان زبان میں کروا کر شائع کیا۔ اس ادارے نے اب تک مولانا کی متعدد چھوٹی بڑی کتب کو کمپیوٹر کمپوزنگ اور خوب صورت سرورق کے ساتھ شائع کیا ہے۔ ان میں: سنت جی آئینی حیثیت' پردو' ختم نبوت' شب برأت' معراج النبی صلی اللہ علیہ و سلم' خطبات' دینیات' اسلامی تہذیب ء ان جا اصول' اسلامی نظام زندگی ء ان جا بنیادی تصورات' درود و سلام' رسائل و مسائل' تحریکۂ کارکن ' خلافت و ملوکیت' قرآن جا چار بنیادی اصطلاح' تاریخی تقریروں سمیت دوسری کتب شامل ہیں۔ یہ ادارہ براہِ راست جماعت اسلامی صوبہ سندھ کی نگرانی میں میاں نظام الدین کی نظامت میں کام کر رہا ہے۔ سندھ مسلم سوسائٹی کی

جانب سے بھی مولانا کی وہ تمام کتابیں چھپ چکی ہیں' جو قبل ازیں دوسرے اداروں نے شائع کی تھیں۔

یہ سید مودودی علیہ الرحمہ کی تصانیف کے سندھی ترجموں کا ایک اجمالی خاکہ ہے۔ اگرچہ اس باب میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

سندھی زبان کی تشنگی کو تری میں تبدیل کرنے کے لیے علمی اور روحانی موضوعات پر سید مودودی کے تخلیق کردہ لٹریچر نے ۱۹۴۰ء سے لے کر ۲۰۰۳ء تک کے ۶۳ سال کے عرصے میں باب الاسلام سندھ کے اندر اپنا مضبوط اثر چھوڑا ہے۔ بیسیوں لکھاری پیدا ہوئے' جنھوں نے سندھی زبان کے دامن کو ان علمی پھولوں سے بھرنے کی سعی سعید کی ہے اور یہ کارواں رواں دواں ہے۔ سندھ نیشنل اکیڈمی اور مہران اکیڈمی جیسے قابل فخر اداروں نے سندھی زبان میں عملی اور روحانی عمارت کو اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ اگرچہ یہ ادارے جماعتی نظم کا حصہ نہیں ہیں' تاہم اثرات کے اعتبار سے تحریک اسلامی کا ہراول دستہ ہیں۔ مہران اکیڈمی کی سرپرستی کے لیے خرم مراد مرحوم کی خدمات صدقہ جاریہ ہیں' پروفیسر قمر میمن کی شبانہ روز محنت قابلِ رشک ہے۔

یہ خطہ (موجودہ پورا پاکستان) باب الاسلام ہے' اور خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اس علاقے سے ٹھنڈی ہواؤں کی آمد کی روایات منسوب ہیں' اور صحابہ کرامؓ کی یہاں آمد ثابت ہے۔ اگر سندھ کی اسلامی تاریخ کے پندرہ صدیوں پر محیط سمندر سے موتی نکالنے کی مزید کوششیں ہوں اور ہر صدی پر ایک علیحدہ تاریخی کتاب تیار کی جائے' جس میں خصوصاً دعوتی اور تبلیغی' جہادی اور علمی کوششوں کی تفصیل درج ہو' تو یہ کاوش دعوت دین اور فریضہ اقامتِ دین کی مقدس جدوجہد کی تقویت کا باعث بنے گی۔ علاوہ ازیں صلحا' علما' اولیا اللہ اور سلسلہ ہائے تصوف کے صدیوں پر محیط مثبت اثرات سے بھی تحریکی کارکنوں اور عام مسلمانوں کو روشناس کرایا جا سکے گا۔ اس طرح یہ کام دعوتی راہ میں مزید عروج کی نوید لا سکتا ہے۔ اس کام میں سندھ کی مخصوص صورت حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے اہل درد کو زیادہ تعاون بھی کرنا ہوگا۔ عالمی طاغوت کی ریشہ دوانیوں' این جی اوز' ردِ قادیانیت' برہمنیت' منکرین حدیث' عیسائیت' ردِ بہائیت اور اسلاف دشمنی جیسے بیسیوں موضوعات کو بھی سندھی زبان میں چھاپنے کی اشد ضرورت ہے۔